

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بندہ جب اپنے ارد گرد پر غور کرتا ہے تو وہ اپنے اندر اور باہر خدا کی رحمت و ربوبیت کے بے شمار آثار پاتا ہے۔ ان آثار سے وہ خدا کی معرفت یعنی ایمان حاصل کرتا ہے۔ اس ایمان سے اس پر خدا کی محبت اور شکرگزاری کا جذبہ طاری ہوتا ہے۔ یہ جذبہ بندہ کو خدا کی طرف بڑھاتا ہے جس سے نماز وجود میں آتی ہے۔ یعنی بندہ شکر و محبت کے جذبات سے معمور ہو کر اپنے معبود کی طرف لپکتا ہے۔ نماز اور شکر کا تعلق اسی سے واضح ہے کہ نماز کی روح سورہ فاتحہ ہے جو سرِ پاجمہ و شکر کی سورہ ہے۔

نماز بندے کی طرف سے خدا کی خدائی کا اعتراف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انسان پر اس قدر احسانات ہیں کہ انسان ہمیشہ حالت ذکر میں رہ کر بھی اس کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ نماز کم از کم مطلوب ذکر ہے۔ انسان اپنی زبان اور اعضاء سے اللہ کی محبت و عظمت اور اپنی عاجزی و بے چارگی و شکرگزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اس میں وہ ایسی دعائیں اور اذکار ادا کرتا ہے جن سے یہ بات ظاہر ہو کہ اس کی بندگی اور اس کے تمام اعمال خالص اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ نماز میں قیام رکوع سجدہ جیسے تمام اعمال اصلاً اس بات کا علامتی اظہار ہیں کہ بندہ اپنے دل و دماغ اور جسم سب کو اللہ تعالیٰ کے آگے مکمل جھکانے کا عہد کر رہا ہے۔

نماز کا اصل مقصد

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”میری یاد کیلئے نماز قائم کرو۔“ (طہ ۲۰: ۱۴)

نماز کی اصل غرض یہ ہے کہ آدمی خدا سے غافل نہ ہو۔ دنیا کے دھوکہ دینے والے مظاہر اس کو اس حقیقت سے بے فکر نہ کر دیں کہ میں کسی کا بندہ ہوں۔ آزاد و خود مختار نہیں ہوں۔ اس فکر کو تازہ رکھنے اور خدا سے تعلق جوڑے رکھنے کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے۔ جو ہر روز کئی بار آدمی کو دنیا کے ہنگاموں سے ہٹا کر خدا کی طرف لے جاتی ہے۔

اگر یاد الہی یوں موجود ہو اور اس اہتمام کے ساتھ کہ شب و روز کے تمام اوقات اس سے گھرے ہوئے ہوں تو دل پر غفلت کا میل کہاں سے آئے گا اور اگر آئے گا تو ذکر الہی کی یہ جاری و ساری نہر یعنی نماز اس کو باقی کب رہنے دے گی؟

نماز کی اہمیت

◉ قرآن جہاں نیک اعمال کی تفصیل بیان کرتا ہے وہاں سب سے پہلے نماز ہی کا ذکر کرتا ہے۔ (البقرہ ۲: ۲۷)

◉ تزکیہ جسے قرآن میں دین کا مقصد قرار دیا گیا ہے اس کیلئے بھی سب سے پہلے اسی کی ہدایت ہوئی ہے۔ (الاعلیٰ ۸: ۱۴-۱۵)

◉ آخرت میں کامیابی کیلئے ضروری اعمال کا قرآن میں جہاں ذکر کیا گیا ہے وہاں بھی ابتدا نماز ہی سے کی گئی ہے۔ (المومنون ۲۳: ۲۱)

◉ ”اس (قیامت کے) دن لوگ سجدے کیلئے بلائے جائیں گے مگر ان (نماز نہ پڑھنے والوں) کی کمریں اکڑ جائیں گی۔“ (القلم ۶۸: ۴۴)

◉ جہنم میں جانے کا پہلا سبب بھی نماز سے غفلت ہی ہے۔

”وہ (جنتی) مجرموں سے پوچھیں گے تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ جواب دیں گے (۱) ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔“ (المدثر ۷: ۴۰-۴۳)

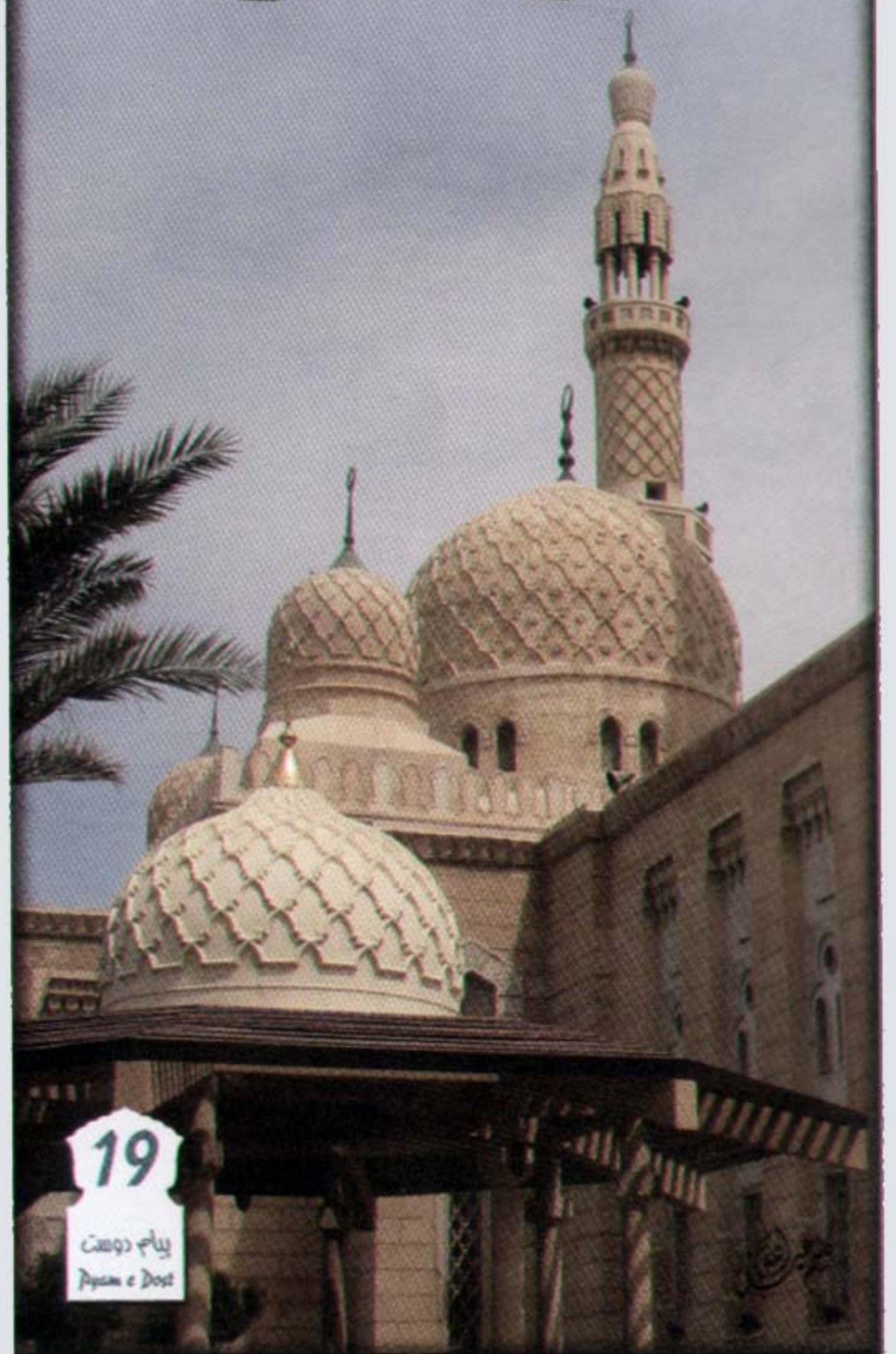
◉ ”جنہوں نے نماز ضائع کر دی اور خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے۔“ (مریم ۱۹: ۵۹)

یعنی پچھلی تمام امتوں کا بگاڑ نماز ضائع کرنے سے شروع ہوا۔ دل جب خدا کی یاد سے غافل رہنے لگے ہر گوشہ میں خواہشات نفس کی بندگی میں اضافہ ہوتا گیا۔

◉ نماز آدمی کے مسلمان سمجھے جانے کی شرائط میں سے ہے۔ قرآن نے یہ بات بالکل واضح کر دی ہے کہ مسلمانوں کی ریاست میں صرف وہی لوگ مسلمان کی



حی علی الصلوة
حی علی الفلاح



حیثیت سے حقوق کا مطالبہ کر سکیں گے جو نماز ادا کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے۔
مشرکین عرب کے خلاف کاروائی کے موقع پر اعلان فرمایا گیا ہے۔

”پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کا اہتمام کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو دین میں تمہارے
بھائی ہوں گے۔“ (التوبہ: ۱۱)

◉ نماز دین پر قائم رہنے کا ذریعہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور جو شخص رحمن کی نصیحت سے اعراض کیا کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط
کر دیا کرتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔“ (الزخرف: ۳۶)

نماز اسی غفلت اور اعراض سے انسان کو بچاتی اور شیطان سے اس کی حفاظت کرتی
ہے۔ سورہ مومنون (۱: ۲۳-۹) اور سورہ معارج (۲۳: ۴۰-۳۳) میں دیکھ لیجئے
آخرت کی کامیابی کی جن شرائط کی ابتدا نماز سے ہوئی ہے ان کا خاتمہ بھی نماز ہی
پر ہوا ہے۔ اس سے یہ اشارہ صاف نکلتا ہے کہ درحقیقت نمازوں کی حفاظت ہی
ہے جو انسان کے دین پر قائم رہنے کی ضمانت ہے۔ شیطان کے حملے اس کے بعد
بھی جاری رہتے ہیں لیکن نماز سے مسلسل دور بھگاتی اور ایک حصار کی طرح اس
کے حملوں سے انسان کے دل و دماغ کی حفاظت کرتی رہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
خطرے کی حالت میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ پیدل ہو یا سواری پر جس طرح ممکن
ہو اسے لازماً ادا کیا جائے۔ (البقرہ: ۲۳۹)

◉ ”نماز کا اہتمام کرو اس لئے کہ نماز بے حیائی اور برائی کی باتوں سے روکتی
ہے۔“ (العنکبوت: ۲۹)

یعنی ایک واعظ کی طرح نماز آدمی کو خبردار کرتی ہے کہ جذبات کے غلبے
اور خواہشوں کے هجوم میں اسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک دن خدا کے روبرو کھڑے
ہو کر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے۔

◉ نماز گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ بندہ جب صحیح شعور کے ساتھ نماز کیلئے
کھڑا ہوتا ہے تو خدا کے ساتھ اپنے عہد کو گویا نئے سرے سے تازہ کرتا ہے کہ وہ
اس کی نافرمانی سے بچے گا۔ اس کے نتیجے میں وہ ایک نماز سے دوسری نماز تک
کی کوتاہیوں پر لازماً ندامت محسوس کرتا اور ان سے بچنے کیلئے ایک نئے عزم
اور ارادے کے ساتھ زندگی کی مصروفیتوں کی طرف لوٹتا ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ
نے نماز کو ایک ایسی نہر سے تشبیہ دی جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نمازی کا میل
پکچل یعنی خطاؤں کو دھوٹا اور مٹاتا ہے۔ (متفق علیہ)

◉ نماز مشکل کشا ہے۔ یعنی نماز اللہ کی رحمت کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا سب
سے موثر ذریعہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔“ (البقرہ: ۱۵۳)

”آپ ﷺ کو جب کبھی مشکل پیش آتی آپ ﷺ نماز کی طرف لپکتے۔“ (احمد)

◉ عہد الہی پر قائم رہنے کیلئے پہلی مطلوب چیز نماز کا قائم رکھنا اور اس کی حفاظت
کرنا ہے۔ جان بوجھ کر نماز چھوڑنا باغیانہ سرکشی ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا:
”خبردار کبھی جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی
تو اس کے بارہ میں وہ ذمہ داری ختم ہوگئی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے وفادار
اور صاحب ایمان بندوں کے لئے ہے۔“ (ابن ماجہ)

◉ ”جو بندہ نماز اہتمام سے ادا کرے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے واسطے نور
ہوگی (جس سے قیامت کے اندھیروں میں اسے روشنی ملے گی اور اس کے ایمان
کی نشانی) اور دلیل ہوگی اور اس کے لئے نجات کا ذریعہ بنے گی اور جس شخص نے
نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کیا تو وہ اس کے واسطے نہ نور بنے گی نہ برہان اور نہ

ذریعہ نجات اور وہ بد بخت قیامت میں قارون، فرعون، ہامان اور (مشرکین مکہ کے
سرغنہ) ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“ (مسند احمد)

◉ ”دینی اعمال میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وقت کی پابندی کے ساتھ
نماز ادا کرنا ہے۔“ (بخاری)

◉ نماز کائنات کی فطرت ہے۔ اس عالم کا ذرہ ذرہ اپنے رب کی تسبیح
و تحمید کرتا اور اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے۔ انسان جب نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے
تو گویا پورے عالم کی طرف سے تسبیح و تحمید اور رکوع و سجود کی اس دعوت پر لبیک
کہتا ہے اور اپنے اس عمل سے اعلان کرتا ہے کہ وہ بھی کسی سے پیچھے نہ رہے گا
اور اپنا جسم ہی نہیں اپنی روح بھی اپنے رب کے حضور میں جھکا دے گا۔

انسان ان حقائق کو جان لے تو اپنے شب و روز میں وہ نماز کیلئے اسی طرح
منتظر رہتا ہے جس طرح صبح و شام کے کھانے اور پینے کا منتظر رہتا ہے۔ اور اسی
طرح بے تاب ہوتا ہے جس طرح پیاسا پانی کیلئے اور بھوکا روٹی کیلئے بے تاب
ہوتا ہے۔ لوگ جس طرح مختلف اقسام کے کھانوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں وہ
اسی طرح قرآن کے مختلف مقامات اور متنوع تسبیحات اور دعاؤں سے اپنی روح
کیلئے لذت کا سامان کرتا ہے۔ مصائب کے جس میں نماز ہی ٹھنڈی ہو یا یوسیوں
کی پت جھڑ میں نماز ہی نوید بہار اور مخالفتوں کے ہجوم میں نماز ہی اس کیلئے پناہ کی
چٹان ہوتی ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ فرماتے تھے۔

”بلال! اٹھو اور ہمیں نماز کے ذریعے سے راحت پہنچاؤ (یعنی اذان دو)۔“ (ابوداؤد)

آپ ﷺ کا نماز سے خصوصی تعلق

◉ آپ ﷺ ارات اتی دیر تک کھڑے نماز پڑھتے کہ پاؤں مبارک سوچ جاتے۔
اس بارے میں کہا جاتا تو فرماتے:

”کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔“ (بخاری)

◉ ”نماز میں آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے روتے روتے ہچکیاں بندھ
جاتیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا چکی چل رہی ہے یا بانڈی ابل رہی ہے۔“ (ترمذی)

◉ آپ ﷺ سر اپارحمت تھے۔ شدید تکالیف کا سامنا کرنے کے باوجود آپ
نے کبھی بدعاندی نہ کی۔ لیکن غزوہ خندق میں نماز قضا ہونے کا صدمہ آپ برداشت
نہ کر سکے اور آپ ﷺ کی زبان سے دشمنوں کیلئے سخت ترین کلمات نکلے:

”ان دشمنوں نے ہمیں نماز عصر پڑھنے سے آج روک رکھا۔ خدا ان کے گھروں
اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔“ (متفق علیہ)

◉ وفات سے چند یوم قبل تیز بخار کی حالت غنودگی میں بھی آپ ﷺ کو سب
سے زیادہ فکر نماز کی تھی۔ بیہوشی کے دوران جب بھی آپ ﷺ کی آنکھ کھلی زبان
مبارک سے یہ الفاظ نکلے۔ ”کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟“ وفات سے چند
لحظے قبل آپ ﷺ نے امت کو آخری وصیت فرمائی۔

”مسلمانو! نماز اور اپنے غلاموں کا ہمیشہ خیال رکھنا۔“ (بخاری)

ہمارا رویہ

◉ ہم اللہ کی زمین پر رہتے، اسی کا دیار زق کھاتے، اسی کا دیا ہوا پانی پیتے ہیں اسی
کی دی ہوئی ہوا، دھوپ اور دیگر نعمتوں کو استعمال کرتے ہیں۔ اسی کی دی ہوئی
آنکھوں سے دیکھتے، کانوں سے سنتے، پاؤں سے چلتے ہیں۔ کیسے سخت ہو گئے
ہمارے دل ہر آن جس کی دی ہوئی نعمتوں سے فیضیاب ہو رہے ہوتے ہیں۔ وہ
کائنات کا مالک دن میں پانچ دفعہ مؤذن کے ذریعے اپنے گھر کو بلاتا ہے اور
ہمارے کان پر جوں تک نہیں رہتی۔ جبکہ اگر آپ کا کوئی ملازم آپ کی پکار پر کان نہ

دھرے تو آپ اسے چند لمحے برداشت نہیں کرتے فوراً نوکری سے نکال دیتے ہیں۔
 ○ شیطان ایک سجدے کے انکار سے ہمیشہ کیلئے مردود ہو گیا اور آج کا مسلمان روزانہ دن میں پانچ دفعہ بیسیوں سجدوں کا انکار کرتا ہے اور پھر بے فکری سے اسی رب کا دیا کھاپی رہا ہے اور جنت کو بھی اپنے لیے مخصوص سمجھتا ہے۔
 ○ جو نماز نہیں پڑھ رہا وہ دراصل اپنے محسن حقیقی کا شکر ادا نہیں کر رہا۔ وہ دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کیسے تو ازن قائم رکھ سکتا ہے؟
 ○ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں“ (المومن: ۵۳:۱۰۰)
 اگر نماز سے غفلت برتنے والے ”نمازی“ کے لیے ہلاکت ہے تو بے نماز ”مومن“ کیلئے کیا کچھ نہ ہوگا؟ حالانکہ ایمان ہلاکتوں سے امن دینے والی چیز ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے نزدیک جس ایمان کے ساتھ ”نماز کی سند“ موجود نہ ہو وہ صرف نام کا ایمان ہے اور اس کی حیثیت اس جسم کی سی ہے جس میں روح نہ ہو۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا:
 ”بندہ کے ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔“ (مسلم)

ہماری نمازیں

ہم نماز کی نقل اتار کر ان فوائد کی توقع رکھتے ہیں جو صرف اصل نماز سے ہی حاصل ہونا ممکن ہیں۔ ہمارا جسم نماز میں جبکہ دماغ کچھ اور کاموں میں مصروف کہیں اور ہوتا ہے۔ ہم نماز میں قرآن کی تلاوت کرتے، ذکر کرتے اور دعائیں مانگتے ہیں مگر اس طرح کہ ہمیں کچھ خبر نہیں ہوتی کہ ہم اللہ سے کیا کہہ رہے ہیں اور کیا عہد کر رہے ہیں۔ ہم اللہ کو یاد نہیں کرتے، صرف اذکار پڑھ لیتے ہیں۔ ہم اللہ سے ایک محتاج بندے کی طرح دعا نہیں مانگتے، صرف دعاؤں کا ورد کرتے ہیں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ دنیا میں ایک عام انسان سے بات کرتے ہوئے بھی ہم ذہن کو حاضر رکھ کر بات کرتے ہیں اور جب کائنات کے مالک سے مناجات کریں جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے تو ہمارا دل حاضر نہ ہو۔ یقیناً یہ نماز وہ نماز نہیں ہے جس کا خدا اور رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔ یہ نماز قائم کرنا نہیں بلکہ اس کا ضائع کرنا ہے۔ اس لیے ہمارا پہلا قدم یہ ہونا چاہیے کہ ہم دین میں نماز کے مقام کو پہچانیں۔ بار بار نماز کی دین میں اہمیت کو ذہن میں تازہ کریں پھر پوری یکسوئی کے ساتھ اسے اپنی توجہ کا مرکزی ہدف بنائیں۔ ہر مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ نماز مع ترجمہ سیکھے، سمجھے اور سمجھ کر دل و دماغ کو حاضر رکھتے ہوئے یہ اہم ترین عبادت ادا کرے اور قرب الہی کے حصول کی خاطر اپنی نماز کو روز بروز بہتر سے بہتر بنانے میں لگا رہے۔

نماز کو بہتر بنانے کیلئے

○ آپ ﷺ کی نماز کے بارے میں مستند احادیث کو جمع کرنا۔ اچھی کتب اور علماء کے دروس نماز کے بارے میں تلاش کرتے رہیے۔
 ○ آپ ﷺ سے ثابت شدہ اذکار مع ترجمہ زبانی یاد کرنا۔ آپ ﷺ سورۃ فاتحہ سے پہلے نماز میں مختلف دعائیں بدل بدل کر کیا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ رکوع، سجدہ، دونوں سجدوں کے درمیان اور نماز کے بعد بھی آپ سے بہت سی دعائیں منقول ہیں۔ ان کو یاد کر کے آپ اپنی نماز کے حسن میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔
 ○ ”افضل نماز وہ ہے جس میں طویل قیام کیا جائے۔“ (مسلم) نیز
 ”نماز میں قرآن کی تلاوت نماز سے باہر قرآن کی تلاوت سے افضل ہے۔“ (مشکوٰۃ)
 لہذا قرآن حکیم زیادہ سے زیادہ حفظ کیا جائے۔ خصوصاً آخری پارے اور کم از کم چند بڑی سورتیں مثلاً سورہ یٰسین، واقعہ، الرحمن، ملک وغیرہ تو ضرور یاد کرنا چاہئیں اور ان کا ترجمہ بھی سیکھنا چاہیے تاکہ طویل قیام کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔

○ حفظ کردہ قرآنی آیات اور مسنون دعاؤں پر غور و فکر کرنا اور ان کے تقاضوں کے مطابق خود کو بدلنے کی کوشش کرنا۔

○ تنہائی کی نمازیں انسان کی زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ لہذا تنہائی میں نوافل پر خوب محنت کی جائے۔ نفل نمازوں میں اصل اہمیت رکعتوں کی تعداد نہیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ قیام رکوع اور سجدہ طویل کئے جائیں اور قیام میں قرآن کریم کی زیادہ سے زیادہ غور و فکر کرتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے تلاوت کی جائے۔ دوران تلاوت اللہ کے انعامات اور جنت کے ذکر پر انعام یافتہ گروہ میں ہونے کی دعا کرنا اور دوزخ اور قیامت کے ذکر پر روتے ہوئے اللہ سے بچائے جانے کی درخواست کرنا۔ اور نفل نمازوں کے حوالے سے یاد رہے کہ ”فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی ہے۔“ (احمد)

○ ”بندہ اس وقت اپنے رب سے قریب تر ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہو۔“ (مسلم)
 لہذا سجدہ میں خوب رور و کردعائیں مانگیے۔

○ شیطان کو یہ کب گوارا ہو سکتا ہے کہ آپ کی نماز درست اور اچھی ہو۔ وہ آپ کو بہکائے گا۔ آپ کی نماز خراب کرانے کا کوئی موقعہ نہیں چھوڑے گا۔ آپ کو مسلسل ہوشیار اور اپنے رب سے مدد طلب کرتے رہنا ہوگا۔
 نماز کے فریضہ کی صحیح تکمیل اس وقت ہوتی ہے جب نماز قرآن کے الفاظ میں خدا کی یاد بن جائے۔ نماز ادا کرنے کا عمل اس طرح انسان پر اثر انداز ہو کہ خدا کی ہستی اس کے خیالات پر چھا جائے۔ اس کیلئے چند ضروری امور درج ذیل ہیں۔

اذان کے وقت

آدمی کو چاہیے کہ اذان کو خدا کی پکار سمجھے اور اذان سنتے ہی ایک مستعد غلام کی مانند نماز کے اہتمام اور مسجد جانے کی تیاریوں میں لگ جائے۔ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق اذان کو مسنون طریقے سے سن کر دعا پڑھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:
 ”اذان اور اقامت کے درمیان کی دعا نہ نہیں کی جاتی۔“ (ابوداؤد)

وضو کے وقت

وضو دنیا میں طہارت اور آخرت میں زینت کا ذریعہ ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کے ان فرامین مبارک کو یاد کرتے ہوئے خوب اچھی طرح اور پوری توجہ سے کیجیے۔
 ○ ”بندہ مومن جب وضو کرتا ہے تو اس کے ہر دھوئے جانے والے عضو کے گناہ (صغیرہ) جھڑ جاتے ہیں اور پھر اس کا مسجد جانا اور نماز پڑھنا اس پر مزید ہوتا ہے۔“ (موطا)

○ ”قیامت کے دن میری امت کے لوگ بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے۔ سو جس کا جی چاہے وہ اپنی یہ روشنی بڑھائے۔“ (بخاری)

مسجد کی طرف جانا

○ ”اندھیروں میں کثرت سے مسجدوں کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور (ملنے) کی خوشخبری سناؤ۔“ (ترمذی)۔
 ○ ”جو شخص صبح یا شام کسی بھی وقت مسجد جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں ضیافت تیار کرتا ہے۔“ (مسلم)
 ○ ”مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار بھی نماز ہی ہے۔“ (بخاری)۔
 ○ ”تہا نماز پڑھنے سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ستا کس درجے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔“ (مسلم)

○ ”اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جائے تو اس کیلئے وہ ضرور قمر عدائیں اور اگر جانتے کہ ظہر کی جماعت کیلئے سبقت کرنے میں کیا اجر ہے تو اس کیلئے ایک دوسرے سے سبقت کرتے اور اگر جانتے کہ فجر و عشاء کیلئے حاضر ہونے میں کیا اجر ہے تو اس کیلئے گھسٹ کر بھی پہنچنا پڑتا تو پہنچتے۔“ (بخاری)

○ ”جس نے عشا کی نماز باجماعت پڑھی اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے نماز فجر باجماعت پڑھی اس نے گویا پوری رات قیام کیا۔“ (مسلم)

مسجد میں داخل ہونا

○ ”جب نماز کھڑی ہو جائے تو پورے وقار اطمینان اور سکون سے چل کر نماز کیلئے آؤ اور جلدی نہ کرو، نماز کا جو حصہ (امام کے ساتھ پاؤ) وہ ادا کرو اور جو رہ جائے اسے (بعد میں) مکمل کرو۔“ (متفق علیہ)

داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھیں اور دعا پڑھیں۔ ہو سکے تو مسجد میں داخل ہو کر پہلے دو رکعت نماز پڑھی جائے جسے تحیۃ المسجد کہا جاتا ہے۔

○ ”نماز میں صفوں کو درست کرو کیونکہ صفوں کو درست کرنا نماز کے حسن کا ایک حصہ ہے۔“ (بخاری)

اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع پیدا کیجئے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم سے مطالبہ ہے کہ ہم نماز میں خشوع اختیار کریں۔ یعنی ہماری نگاہیں ادھر ادھر نہ ہوں۔ پورے جسم پر ایسی کیفیات طاری ہوں جس سے معلوم ہو کہ ہم خالق کائنات کے حضور کھڑے ہیں۔ اس کے حصول کیلئے چند طریقے درج ذیل ہیں:

○ حتی الامکان ایسی جگہ نماز ادا کی جائے جہاں توجہ کو ہٹانے والے اسباب نہ ہوں۔

○ نماز سے پہلے اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر احسانات پر غور و فکر کریں۔ یہ سوچتے رہیں کہ میری یہ نماز ایک تحفہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی قربت کا ایک ذریعہ ہے۔ میری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ اپنی نماز کو خوبصورت اور سنوار کر پیش کروں۔ اپنے اختیار سے کوئی ایسی چیز نہ کروں کہ یہ قبول نہ ہو۔

○ یہ بھی سوچئے کہ شاید یہ میری آخری نماز ہو۔

○ قیام کے وقت قیامت کو اللہ کے سامنے پیش ہونے کو یاد کریں۔ اس کی نعمتوں اور اپنی کوتاہیوں کے شدید احساس سے پیشانی ندامت کے پسینے میں شرابور ہو۔

○ نماز کے دوران یہ تصور کریں کہ اللہ تعالیٰ پورے جلال اور جمال کے ساتھ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ میں کس طرح نماز کا ہر رکن ادا کر رہا ہوں۔

○ نماز کو شعور کے ساتھ ادا کریں۔ کھڑے ہوں تو یہ محسوس کریں کہ ہم اللہ کے حضور عاجزی سے کھڑے ہیں۔ رکوع و سجود یہ محسوس کرتے ہوئے کریں کہ ہم نے کائنات کے خالق و مالک کے آگے عاجزی سے خود کو پیش کر دیا ہے۔

○ نماز پڑھتے وقت معانی پر دھیان کریں کہ ان لفظوں میں آپ اپنے معبود سے کیا عرض کر رہے ہیں۔ اس سے نماز میں یکسوئی میں بہت مدد ملے گی۔

○ نماز میں تلاوت و اذکار ہلکی ہلکی آواز سے اس طرح پڑھیں کہ اپنے کان میں تو آواز پہنچ جائے۔ لیکن برابر والے کی نماز میں خلل نہ آئے۔ پھر اپنا ذہن اپنی آواز اور الفاظ کی طرف لگائے مثلاً اب میں سورت پڑھ رہا ہوں۔

○ آپ ﷺ نے ایک صحابی کو اطمینان کے ساتھ نماز نہ پڑھنے پر یہ کہہ کر دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا کہ ”یقیناً تم نے نماز نہیں پڑھی“ (بخاری) مزید فرمایا: ”بدترین چور نماز کا چور ہے جو رکوع و سجود پورا نہیں کرتا۔“ (احمد)

اس لئے نماز کے ہر رکن کو اطمینان سے ادا کرنا ضروری ہے۔ اگر آپ جلدی نماز پڑھیں اور وہی نماز سکون اور اطمینان سے ادا کریں تو زیادہ سے زیادہ دو تین منٹ

کا فرق پڑتا ہے تو پھر دو تین منٹ کیلئے ہم نماز کے چور کیوں کہلائیں۔

○ جب نماز پڑھیں تو یہ دیکھیں کہ اس نماز میں کتنی رکعت ذہن حاضر رہا ہے۔ فرض کریں کہ چار رکعت میں دو رکعت کے برابر تودل کو توجہ رہی اور دو رکعت کے برابر غفلت رہی۔ تو ان دو رکعت کو نماز میں شمار ہی نہ کریں اور اتنے نوافل پڑھیں۔ اس طرح نفس کو یہ نماز گراں گزرے گی تو وہ بھی نماز میں دخل اندازی نہیں کرے گا۔ جتنی غفلت زیادہ ہو اسی قدر نوافل میں زیادتی کریں۔

○ جو شخص گناہوں سے نہیں بچتا۔ اس کی نماز میں خشوع پیدا ہونا ناممکن ہے۔

بیان کردہ طریقوں میں سے جس پر عمل کرنا آسان معلوم ہو۔ اس پر عمل کرنے کی مشق کریں۔ جب اس پر محنت کریں گے۔ تو چند روز کے بعد ان شاء اللہ کامیابی محسوس ہوگی۔ اور نماز کی طرف ذہن لگنا آسان ہو جائے گا۔

آخری بات

آپ ﷺ نے فرمایا: ”میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔“ (نسائی)

اس مبارک فرمان کو سامنے رکھ کر اپنے طرز عمل پر غور کریں تو تعجب ہوتا ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت اس وقت اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو حاصل کرنے کی خواہشمند نہیں ہے۔ حالانکہ جن مصائب، الجھنوں اور بے چینیوں میں وہ گھرے ہوئے ہیں۔ ان کا قدرتی تقاضہ یہی ہے کہ انسان ہر اس عمل کا متلاشی ہو جو اس کے بے قرار دل کو قرار پہنچائے اور بے سکون زندگی میں سکون پیدا کرے۔

نماز صرف آخرت کی فضیلت ہی عطا نہیں کرتی بلکہ اس دنیوی زندگی میں بھی انسان کو بے پناہ سکون قلب عطا کرتی اور طاقت و قوت بہم پہنچاتی ہے۔ یہ انسان کو موقع دیتی ہے کہ وہ دن میں پانچ مرتبہ اس مختار گل کے حضور میں حاضری دے جو اس پوری کائنات کا واحد مالک ہے۔ وہ رؤف (مہربان) اور وکیل (کام بنانے والا) ہے۔ لہذا جو دکھ ہماری جانوں کا خون چوسے چلے جا رہے ہیں۔ وہ چاہے تو ایک پل میں انہیں سکھ اور آرام میں بدل دے۔ وہ مسبب الاسباب ہے لہذا جو مہمات ہمیں ناقابل تسخیر معلوم ہوتی ہیں۔ وہ چاہے تو ایسے اسباب پیدا کر دے کہ وہ خود بخود ہی آسان ہو جائیں۔

وہ العزیز ہے، القادر ہے، المتقدر ہے۔ لہذا جن زبردست، طاقتور، شریرا اور اقوام کی چالوں سے ہم خوفزدہ ہیں وہ چاہے تو ان کی چالوں کو انہی کی طرف الٹ دے اور ہمیں وہ سچا ایمان اور پاکیزہ اخلاق عطا فرمادے جو طاقت اور قوت کا منبع ہے۔ وہ مالک الملک ہے لہذا ہماری پریشانیوں کو سکون قلب اور احساس حفاظت سے بدل دینا اسی کے بس میں ہے۔ وہ چاہے تو ہمیں اتنا مضبوط کر دے کہ دشمن ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت بھی نہ کر سکیں۔ وہ رزاق ہے، شافی ہے، ہادی ہے، لہذا ہماری مفلسی، ہماری بیماریوں اور ہمارا یہ خوف کہ کہیں ہماری اولادیں گمراہ نہ ہو جائیں۔ سب کے علاج اسی کے ہاتھ میں ہیں۔

آخر یہی تو زندگی کے وہ بڑے بڑے دکھ ہیں جو ہمیں غم و الم اور خدشات میں مبتلا رکھتے ہیں۔ جس کے ہاتھوں میں ان زخموں کا مرہم ہے وہ ہمیں اصرار سے بار بار بلاتا ہے کہ آؤ تمہیں آرام پہنچاؤں مگر ہم ہیں کہ جان چھپا کر کونوں میں چھپتے پھرتے ہیں۔ اس نادان کی نادانی کا کیا ٹھکانہ جو درد کی شدت کے باعث تڑپتا رہے مگر درد کی دوا کھانے کو تیار نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نماز کو ہمارے دلوں کی راحت اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور ہماری پریشانیوں کو اپنے در پر سجدے کیلئے خاص کر دے۔ آمین